السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام اور مقتدی شروع تکبیر سے اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں یا جب مکبر ''حی علی الصلوٰۃ'' پر پہنچے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی حدیث میں میں نے یہ ترتیب نہیں دیکھی علماء کی ذہنیت ہے جس پر عمل کرنا نہ واجب ہے، نہ حرام۔

تشریح

یہ بریلوی علماء کی ایجاد ہے جو صحیح نہیں ہے۔ حدیث صحیح سے امام کا بعد تکبیر مؤذن یعنی تکبیر پوری کہنے کے بعد اپنی جگہ مصلّٰی ا پر کھڑا ہونا اور تکبیر تحریمہ کہنا ثابت ہے۔ اور مقتدیوں کا امام سے بھی پہلے اپنی اپنی جگہ پر کھڑا ہونا ثابت ہے۔ ''حی علی الصلوٰۃ'' سے نماز کا بلاوا ہے اور ''قد قامت الصلوٰۃ'' کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے لیے جلد آؤ نماز قائم ہونے کو ہے۔ ماضی بمعنی مضارع ہے۔ اول کلام میں بھی آتی ہے۔ اور مجاز بالمشارف بھی، مسئلہ ہے حدیث یہ ہے۔ عن ابی ھریرة ان الصلوٰة کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الناس مصافھم قبل ان یاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامہ (رواہ مسلم وابوداؤد) وعن ابی ھریرة قال اقیمت الصلوٰة وعدلت الصفوف قیاماً قبل ان یخرج الینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا فلما قام فی مصلاہ الحدیث متفق علیہ ولا خلاف بینہ وبین الحدیث الثانی اذا اقیمت الصلوٰة فلا تقوموا حتٰی ترونی قد خرجت اخرجہ مسلم واصحاب السنن والبخاری مختصراً نیل الاوطار ص ۶۲ ا ج ۳ لان المنع قبل الخروج عن البیت والجواز بعد الخروج والخروج رؤیتھم لہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الغرض یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ مقتدیوں کے لیے لفظ ''قد قامت الصلوٰۃ'' کا لفظ سننے سے پہلے جماعت میں صفیں سیدھی کرنے کے لیے کھڑا ہونا حرام ہو جو ایسا کہتا ہے وہ غلطی پر ہے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی) فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۰۲ ج ا)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 3 ص 34

محدث فتویٰ